ہفتہ وار رسالہ: 289
WEEKLY BOOKLET:289

(سلسلہ اخلاقِ نبوی، قسط:1)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم
کی معاف کر دینے کی عادت

صفحات: 17

- زندگی کا سب سے سخت دن 04
- جان کے دشمن کو معافی 08
- شرعی حدود توڑنے پر حضور کا جلال 10
- تورات میں حضور کی نشانیاں 12

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مُعاف کر دینے کی عادت

دُعائے عطار: یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مُعاف کر دینے کی عادت" پڑھ یا سن لے اُسے غصہ پینے والا اور دوسروں کی غلطیاں معاف کرنے والا بنا اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

درود شریف کی فضیلت

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا مُحافِظ، رب تعالیٰ کی رضا کا باعث اور تمہارے اعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔"

(القول البدیع، ص270)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

لوگوں میں بہتر وہ ہے جو۔۔۔

اُمُّ المؤمنین، حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کسی اَعرابی سے ایک وَسْق (چھ مَنْ تیس (30) سیر) کھجوروں کے بدلے میں ایک اُونٹ خریدا، کھجوریں دینے کیلئے جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم گھر تشریف لائے اور کھجوریں تلاش کیں تو نہ ملیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُس اَعرابی کے پاس واپس گئے اور ارشاد فرمایا: عبدُ اللہ! ہم نے تجھ سے ایک وَسْق کھجوروں کے بدلے اُونٹ خریدا تھا، (گھر میں کھجوریں موجود تھیں) مگر تلاش کے باوجود ہمیں کھجوریں نہیں مل سکیں۔ یہ سنتے ہی وہ اَعرابی

www.dawateislami.net

زور زور سے چِلّانے لگا: ہائے دھوکہ! ہائے دھوکہ! شمعِ رِسالت کے پروانے، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اَعرابی کو مارنے کے لیے دوڑے اور اس سے کہا: تُو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بارے میں ایسی بات کرتا ہے؟ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اِسے چھوڑ دو! کیونکہ حق دار کو گفتگو کا حق حاصل ہوتا ہے۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دو تین مرتبہ اس طرح فرمایا، لیکن سمجھانے کے باوجود جب وہ نہ مانا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک صَحابی کو حکم دیا کہ خَولہ بنتِ حکیم کے پاس جاکر ان سے کہو کہ اگر آپ کے پاس کھجوروں کا ایک وَسْق ہے تو ہمیں دے دیں، اِن شاءَ اللہ ہم واپس کر دیں گے۔ وہ صَحابی حضرت خَولہ بنتِ حکیم رضی اللہُ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اگر آپ کے پاس ایک وَسْق کھجوریں موجود ہیں تو دے دیں، اِن شاءَ اللہ آپ کو واپس مل جائیں گی۔ انہوں نے کہا: میرے پاس کھجوریں موجود ہیں، آپ لینے کیلئے کسی کو بھیج دیجئے۔ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اس اَعرابی کو لے جاؤ اور جتنی کھجوریں اس کی بنتی ہیں دے دو۔ وہ اَعرابی جب کھجوریں لے کر واپس آیا تو نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے درمیان جلوہ گر تھے۔ اس نے عرض کی: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا! (یعنی اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے) آپ نے پُورا حصّہ بڑے عُمدہ طریقے سے عطا فرمادیا۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے بہترین وہ ہیں جو عُمدہ طریقے سے پورا حصّہ دیتے ہیں۔ (مسند امام احمد، 10/134، حدیث: 36372 ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے پیارے اور سب سے آخری نبی صلی

www.dawateislami.net

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ پاک میں تمام اخلاقی اچھائیاں اور خوبیاں جمع فرمادی ہیں۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق میں سے ایک خُلق عَفْو و دَرگزر بھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی ذات کیلئے کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے، بالفرض اگر کوئی آپ کے ساتھ بُرے سلوک سے پیش آتا تو آپ اس پر غُصّہ کرنے یا سختی سے پیش آنے کے بجائے شفقت و مہربانی والا سُلوک ہی فرماتے جیسا کہ بیان کردہ اِس خوبصورت واقعے سے اس کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ سب کے سامنے سَودے سے انکار کرنے کا اِلزام لگانے والے کو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے قُدرت وطاقت کے باوجود مُعاف فرمادیا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اس بہترین عادت کو اپنانا چاہئے اور خرید و فروخت کرتے وقت اگر گاہک دوکاندار کو یا دوکاندار گاہک کو کوئی تکلیف دہ بات کہہ دے تو فوراً غصہ کرنے، بدکلامی کرنے اور الزام تراشی کرنے کے بجائے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے صبر، نرمی، بردباری اور عَفْو و دَرگزر کا مظاہرہ کرنا چاہئے کیونکہ غُصّے کو پینا اور لوگوں سے دَرگُزر کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جس کے سبب ہمارا شمار اللہ پاک کے پسندیدہ بندوں میں ہو جاتا ہے، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)

(پ4، آل عمران:134)

ترجمۂ کنز الایمان: اور غُصَّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

اِسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ

ترجمۂ کنز الایمان: اور چاہئے کہ مُعاف

www.dawateislami.net

اللّٰہُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ (پ18، النور:22)

کریں اور دَرگُزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سب سے زِیادہ طاقتور وہ ہے جو غُصّہ کے وقت خود پر قابو پالے اور سب سے زِیادہ بُردبار وہ ہے جو طاقت کے باوجود مُعاف کر دے۔(کنزالعمال، جزء3، 3/207، حدیث:7694)

حضرت عُقْبہ بن عامر رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عقبہ بن عامر! جو تم سے قَطعِ تعلُّقی کرے تم اس سے تعلّق جوڑو، جو تمہیں مَحروم کرے اُسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو۔

(مسند احمد، 6/148، حدیث:17457)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

زندگی کا سب سے سخت دن

ایک مرتبہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دریافت کیا: کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر آیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اے عائشہ! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا، جب میں نے طائِف میں وہاں کے ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل" کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے میری دعوت کو رَد کر دیا اور طائِف والوں نے مجھ پر پتھر برسائے۔ میں اسی غم میں سر جھکائے چلتا رہا، یہاں تک کہ مقام "قَرْنُ الثَّعالِب" میں پہنچا۔

www.dawateislami.net

وہاں پہنچ کر جب میں نے سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اس بادل میں سے جبریل علیہ السّلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ پاک نے آپ کی قوم کا قول اور ان کا جواب سن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے سلام کرکے عرض کی: اے محمد! (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں ”اَخْشَبَیْن“ (اَبُو قُبَیْس اور قُعَیْقَعَان) دونوں پہاڑوں کو ان کفار پر اُلٹ دوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ یہ سُن کر رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ پاک ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا، جو صرف اسی کی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔

(بخاری، 2/386، حدیث: 3231 ملتقطاً، نزہۃ القاری، 4/316 ماخوذاً)

جاؤ! تم سب آزاد ہو

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری ساری ہی زندگی اسی طرح حِلم و کرم کے عظیمُ الشّان واقعات سے سجی ہوئی ہے، مگر فتحِ مکہ کے موقع پر آپ نے جس عَفْو و دَرگزر اور شفقت و مہربانی کا مظاہرہ فرمایا، اس کی مثال ناممکن ہے، چنانچہ

جب نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (فتحِ مکہ کے موقع پر جمع ہونے والے ہزاروں) کفار پر ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ وہ لوگ ڈرے اور سہمے ہوئے سر جھکائے، نگاہیں نیچی کئے کھڑے تھے۔ ان ظالموں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے

راستوں میں کانٹے بچھائے تھے، جو آپ پر پتھروں کی بارش کرچکے تھے اور جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مَعاذَ اللہ شہید کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ آج یہ سب مجرم بن کر کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ اَنْصار و مُہاجرین کی فوجیں ہمارے بچے بچے کو خاک وخون میں ملاکر ہماری نسلوں کو ختم کر ڈالیں گی لیکن اسی مایوسی اور نااُمیدی کی خطرناک فضا میں ایک دم شہنشاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہِ رحمت ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئی اور آپ نے اُن مجرموں سے پوچھا کہ ”بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟“ اِس سوال سے مُجرِمِیْن کانپ اُٹھے لیکن جبینِ رحمت دیکھ کر اُمید بھرے لہجے میں عرض کی: ”اَخٌ کَرِیْمٌ وَابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔“ سب کی نظریں آپ کے رُخِ پُر نور پر جمی ہوئی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نَبُوَّت کا فیصلہ سُن جواب سننے کے منتظر تھے کہ ایک دَم فاتحِ مکہ نے اپنے کَرِیمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: ”آج تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔“ یہ فرمانِ رِسالت سُن کر مجرموں کی آنکھیں اَشکبار ہو گئیں اور ان کے دلوں کی گہرائیوں سے شکریہ کے جذبات آنسوؤں کی دھار بن کر ان کے رُخساروں پر مَچلنے لگے اور کُفّار کی زبانوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے درو دیوار پر ہر طرف انوار کی بارش ہونے لگی۔ اَللہُ اَکْبَرْ! اے اقوامِ عالم کی تاریخی داستانو! بتاؤ، کیا دنیا کے کسی فاتح کی کتابِ زندگی میں کوئی ایسا حسین اور روشن ورق ہے؟ یہ نبی جمال و جلال کا وہ بے مثال شاہکار ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کے لیے اُس کا تصور بھی مُحال ہے۔

(سیرت مصطفی، 438-441 ملخصاً وبتغیر)

www.dawateislami.net

سبحانَ اللہ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی! جن لوگوں نے آپ پر ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے، تبلیغِ دین کے وقت طرح طرح سے ستایا، حتّٰی کہ آبائی وطن چھوڑنے پر مجبور کیا، اسی پر بس نہ کی بلکہ ہجرت کے بعد بھی چین سے نہ رہنے دیا۔ لیکن فتحِ مکہ کے دن جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے جاں نثار اُن پر غالب آ گئے تو ان سے بدلہ لینے کے بجائے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کمالِ حلم و شفقت فرماتے ہوئے سب کو مُعاف فرما دیا۔

جان کے دشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہرِ مکہ میں
عام معافی تم نے عطا کی کتنا بڑا احسان کیا

لٰہذا ہمیں بھی سیرتِ رسول پر عمل کرتے ہوئے بدلے کی قُدرت کے باوجود معاف کر دینا چاہیے کیونکہ یہ بدلے سے زیادہ بہتر اور آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہے، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ (پ25، الشوریٰ:40)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور بُرائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زندگی میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تکلیف پہنچانے والوں کو معاف فرما دیا کرتے تھے۔ آیئے! اپنے کردار کو سیرتِ رسول کے سانچے میں ڈھالنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

www.dawateislami.net

وسلم کے حِلم وکَرم سے متعلق مزید 4 واقعات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

﴿1﴾ جان کے دشمن کو معافی

ایک سَفَر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آرام فرمارہے تھے کہ غَورَث بن حارِث نے آپ کو شہید کرنے کے اِرادے سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تلوار لے کر نِیام سے کھینچ لی، جب آپ نیند سے بیدار ہوئے تو غَورَث کہنے لگا: اے محمد! اب آپ کو مجھ سے کون بچاسکتا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "اللہ"۔ یہ سنتے ہی ہیبت سے تلوار اُس کے ہاتھ سے گِر پڑی اور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تلوار ہاتھ مبارک میں لے کر فرمایا: اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے؟ غَورَث گِڑگِڑا کر کہنے لگا: آپ ہی میری جان بچایئے! رَحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا اور مُعاف فرمادیا۔ چنانچہ غَورَث اپنی قوم میں آکر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شَخْص کے پاس سے آیا ہوں، جو دُنیا کے تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہے۔(الشفا، 1/ 107)

سو بار ترا دیکھ کر عَفْو اور تَرَحُّم   ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جُھکا ہے

﴿2﴾ گردن مبارک پر رَگڑ کا نشان

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک نَجرانی چادر اَوڑھے ہوئے تھے، جس کے کَنارے موٹے اور کُھردَرے تھے، ایک دَم ایک دیہاتی نے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی چادر مبارک کو پکڑ کر جھٹکے سے کھینچا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک گردن پر چادر کی کَنار سے خَراش آگئی، وہ کہنے لگا: اللہ پاک کا جو مال آپ کے پاس ہے، آپ حکم دیجئے کہ اس میں

www.dawateislami.net

سے مجھے کچھ مل جائے۔ رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرا دیئے، پھر اُسے کچھ مال عطا فرمانے کا حکم دیا۔(بخاری،2/359،حدیث:3149)

﴿3﴾ جادو کرنے اور زہر دینے والوں کو معافی

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر لَبید بن اَعصَم نے جادُو کیا تو آپ نے اُس کا بدلہ نہیں لیا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس غیر مُسْلِمہ کو بھی مُعاف فرمادیا، جس نے آپ کو زہر دیا تھا۔ (المواہب اللدنیہ،2/91)

﴿4﴾ جسمانی نقصان پہنچانے والے کو دعادی

غزوۂ اُحُد میں نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک دَندان کا کچھ کنارہ شہید اور چہرۂ اَنور کو زخمی کر دیا گیا، یہ بات صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان کو بہت بری لگی اور عرض کیا: آپ ان کے لئے دعائے ضَرَر فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بلکہ دعوت دینے والا اور رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے، کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔(الشفاء،1/105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ذاتی دشمنوں کو معافی مگر۔۔۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر ایک سے شفقت و محبت سے پیش آتے، کبھی اپنی ذات کیلئے کسی پر غُصّہ نہ فرماتے، مگر جب آپ کے سامنے شرعی حُدود کو توڑا جاتا اور احکامِ الٰہی سے منہ موڑا جاتا تو پیشانیِ اَقدس پر جلال کے آثار نُمایاں ہو جاتے تھے، چنانچہ

www.dawateislami.net

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کبھی بھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنی ذات پر کیے گئے ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک اللہ پاک کی مُقرَّر کردہ حدود کو نہ توڑا جائے اور جب اللہ پاک کی مُقرَّر کردہ حدود میں سے کسی حَد کو توڑا جاتا تو آپ شدید غصہ فرماتے۔(الشمائل المحمدیۃ، ص198، حدیث:332)

شَرْعی حدود توڑنے پر حضور کا جلال

قریش کے خاندان بنی مَخْزُوم کی ایک عورت نے چوری کی تو قریش سوچ و بِچار کرنے لگے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اس کی سفارش کون کرے؟ بالآخر حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہُ عنہ کا انتخاب ہوا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے محبوب ہیں، یہ بات کر سکتے ہیں۔ حضرت اُسامہ رضی اللہُ عنہ نے جب آپ سے اس عورت کی سفارش کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ پاک کی حدود میں سفارش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا: اے لوگو! تم سے پچھلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ اُن میں سے کوئی صاحبِ مَنْصب چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر غریب چوری کرتا تو اس پر حَد قائم کی جاتی۔ خُدا کی قسم! اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا (بھی) ہاتھ کاٹ دیتا۔

(مسلم، ص716، حدیث:4410)

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم بے حد شفیق و مہربان ہیں، اپنے دشمنوں کے ظلم و ستم پر بھی عَفْو و درگُزر سے کام لیتے، مگر جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سامنے شریعت کی خلاف ورزی کی جاتی تو چہرۂ اَنْور پُر جَلال ہو جاتا تھا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ کسی کو گناہ میں مبتلا دیکھیں تو مسلمان کے ساتھ خیر خواہی اور اس کی آخرت کی بھلائی کی خاطر

www.dawateislami.net

شریعت کی خِلاف ورزی کرنے پر اس کی اِصلاح کریں، اگر سمجھانے سے فتنے کا اندیشہ ہو تو دل میں بُرا ضرور جانیں۔ جبکہ ذاتی مُعاملات میں خلافِ مزاج باتوں پر صَبر و تَحَمُّل اور عَفْو و دَر گُزر سے ہی کام لینا چاہیے، کوئی کتنا ہی غُصّہ دلائے اپنی زبان اور ہاتھوں کو قابو میں رکھتے ہوئے رضائے الٰہی کی خاطر معاف کر دینا چاہیے۔ کیونکہ جب زبان بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اَوقات بنے بنائے کام بھی بِگاڑ دیتی ہے، کسی نے سچ کہا کہ

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں

یادرکھئے! اگر ہم کسی کی غلطی پر رضائے الٰہی اور اچھی نیّتوں کے ساتھ اس سے انتقام لینا چھوڑ دیں تو اس سے ہمارا معاشرہ امن و سکون کا گہوارا بن سکتا ہے اور فتنے فساد کے تمام ناپاک جراثیم خود بخود دم توڑ جائیں گے۔ بُردباری و نرم دلی، اللہ پاک کو پسند ہے، یقیناً جس کے پاس یہ عظیم دولت ہے وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے، نرمی ہی انسان کی زینت ہے اور بااَخلاق اور نرم خُو شخص سب کو پیارا لگتا ہے، تُند مزاج اور سخت دل شخص سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔ نرمی سے متعلق 4 فرامینِ مُصْطَفٰے پڑھئے اور اس پیاری عادت کو اپنانے کی نیت کیجئے۔

نرمی سے متعلق 4 فرامینِ مُصْطَفٰے

﴿1﴾ اللہ پاک رفیق ہے اور رِفْق یعنی نرمی کو پسند فرماتا ہے اور اللہ پاک نرمی کی وجہ سے وہ چیزیں عطا کرتا ہے جو سختی یا کسی اور وجہ سے عطا نہیں فرماتا۔(مسلم، ص1072، حدیث:6601)

﴿2﴾ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے تو نرمی اُسے زینت ہی دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جاتی ہے تو اُسے عیب دار کر دیتی ہے۔(مسلم، ص1073، حدیث:6602)

﴿3﴾ جو نرمی سے محروم رہا، وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔(مسلم، ص1072، حدیث:6598)

www.dawateislami.net

﴿2﴾ جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے دنیا و آخرت کی اچھائیوں میں سے حصہ دیا گیا۔
(مسند امام احمد، 9/504، حدیث:25314)

بنا دو صبر و رِضا کا پیکر بنوں خُوش اَخلاق ایسا سَرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت نبیِ رحمت شفیعِ اُمَّت
(وسائلِ بخشش، ص208)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تورات شریف میں حضور کی نشانیاں

حضرت زید بن سَعنَہ رضی اللہ عنہ جو (اسلام لانے سے) پہلے ایک یہودی عالِم تھے، انہوں نے ایک بار حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کچھ کھجوریں خریدیں۔ کھجوریں دینے کی مُدّت میں ابھی 2 یا 3 دن باقی تھے کہ اُنہوں نے مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دامن اور چادر پکڑ کر نہایت تیز نظروں سے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے یوں کہا: ”اے محمد! عبدُ المطّلب کی ساری اولاد کا یہی طریقہ ہے کہ تم لوگ ہمیشہ لوگوں کے حُقُوق اَدا کرنے میں دیر لگایا کرتے ہو اور ٹال مٹول کرنا تم لوگوں کی عادت بن چکی ہے۔“ یہ منظر دیکھ کر حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے جلال میں آکر اُس سے کہا: ”اے خُدا کے دُشمن! کیا تو خُدا کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ایسی گستاخی کر رہا ہے؟ خُدا کی قسم! اگر حضور کے اَدب کا لحاظ نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سَر اُڑا دیتا۔“ یہ سُن کر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے عُمَر! تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہیے تھا کہ مجھے اَدائے حق کی ترغیب دے کر اور اِس کو نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کرکے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حکم دیا کہ اے عمر! اِس کو اِس کے حق کے

www.dawateislami.net

برابر کھجوریں دے دو! اور کچھ زیادہ بھی دے دو۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو اُنہوں نے کہا: اے عُمَر! میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: چونکہ میں نے ٹیڑھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دِیا تھا، اِس لئے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے تمہاری دِلجوئی کے لئے تمہارے حق سے کچھ زیادہ دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: اے عمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، کہا: میں یہودیوں کا عالِم زید بن سَعْنَہ ہوں۔ فاروقِ اعظم نے فرمایا: پھر تم نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ ایسی گستاخی کیوں کی؟ جواب دیا: اے عمر! دراصل بات یہ ہے کہ میں نے توراۃ شریف میں آخری نبی کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں ان سب کو میں نے ان کی ذات میں دیکھ لیا تھا مگر دو نشانیوں کے بارے میں مجھے امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ ﴿1﴾ اُن کی قوتِ برداشت ان کے غَضَب پر غالب رہے گی اور ﴿2﴾ جس قدر زیادہ اُن کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کِیا جائے گا، اُسی قدر اُن کا حِلم (یعنی صبر و تحمل) بڑھتا جائے گا۔ چُنانچہ میں نے اس ترکیب سے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ نبیِ برحق ہیں۔ اے عمر! میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، آپ گواہ ہو جائیں کہ میں نے اپنا آدھا مال نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اُمّت پر صدقہ کر دیا، پھر یہ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آ گئے۔

(سیرت مصطفیٰ، ص601-603 ملخصاً وملتقطاً)

سبحانَ اللہ! اللہ پاک نے اپنے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو کس قدر عُمدہ اخلاق کا پیکر بنایا کہ کوئی کتنا ہی دل دُکھاتا، بدتمیزی و بداَخلاقی سے پیش آتا اور حق طلب

www.dawateislami.net

کرنے میں بے ادبی کر جاتا مگر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس کے ساتھ ہمیشہ حلم وبُردباری، صبر اور نرمی کو ہی اختیار فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اس پیاری صفت کی تعریف کرتے ہوئے قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ (پارہ:4، آلِ عمران:159)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔

حضرت عبدُاللہ بن عَمرو رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صفات کو پہلی کتابوں میں دیکھا ہے، آپ نہ تو تنگ مزاج ہیں اور نہ ہی سخت دل، نہ بازاروں میں شور کرنے والے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے والے ہیں، بلکہ مُعاف کرنے والے اور دَرگُزر فرمانے والے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، 130/2)

یہی وجہ ہے کہ آپ کے انہی اَخلاقِ کریمانہ کی برکتوں سے فیضیاب ہو کر بے شمار کُفّار نے اسلام قبول کیا۔

دَورِ جہالت تھا ہر سُو جب کُفر کی ظُلمت چھائی تھی
تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی اِنسان کیا
(وسائلِ بخشش، ص196)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

بیٹی کو اذیت دینے والے کو بھی مُعافی

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شہزادی حضرت زینب رضی اللہُ عنہا کو اُن کے شوہر ابُو

www.dawateislami.net

العاص رضی اللہُ عنہ نے غَزوۂ بدر کے بعد مدینۂ مُنوّرہ کے لئے روانہ کیا۔ جب قریشِ مکّہ کو اُن کی روانگی کا علم ہوا تو اُنہوں نے حضرت زینب کا پیچھا کیا حتّٰی کہ مقامِ ذِی طُوٰی میں اُنہیں پالیا۔ ہَبّار بن اَسْوَد نے حضرت زَیْنَب رضی اللہُ عنہا کو نیزہ مارا جس کی وجہ سے آپ اُونٹ سے گر گئیں اور آپ کا حمل ضائع ہو گیا۔ (تفسیر صراط الجنان، 3/503)

بیٹی کو اتنی بڑی اَذِیّت پہنچانے والے شخص کے ساتھ نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سلوک مُلاحَظہ ہو، چنانچہ حضرت جُبَیر بن مُطْعِم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مقامِ جِعرانہ سے واپسی پر ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دروازے سے ہَبّار بن اَسْوَد (جس نے ابھی تک اسلام قبول نہ کِیا تھا) داخل ہوا (اور بیٹھ گیا)، صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہَبّار بن اَسْوَد (آیا ہے)۔ اِرشاد فرمایا: میں نے اِسے دیکھ لیا ہے۔ ایک شخص اُسے مارنے کے لئے کھڑا ہوا تو آپ نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کِیا۔ ہَبّار نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ (پاک) کے نبی! آپ پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ یارسولَ اللہ! میں آپ سے بھاگ کر کئی شہروں میں گیا اور میں نے چاہا کہ عَجَمی لوگوں (یعنی غیر عربیوں) کے مُلکوں میں جاکر رہوں، پھر مجھے آپ کی نرم دِلی، صِلَۂ رِحمی نیز جہالت کا برتاؤ کرنے والے سے آپ کا دَرگُزر کرنا یاد آ گیا۔ اے اللہ کے نبی! ہم شِرک میں مبتلا تھے پھر اللہ (پاک) نے آپ کے وسیلے سے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں ہلاکت سے نجات بخشی، لہٰذا آپ میری جہالت اور میری اُس بات سے جس کی آپ تک خبر پہنچی ہے، دَرگُزر فرمائیں کیونکہ میں

www.dawateislami.net

اپنے بُرے کام کا اِقرار اور اپنے گناہ کا اِعتراف کرتا ہوں۔

رحیم و کریم آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جاؤ میں نے تمہیں مُعاف کر دِیا۔ اللہ پاک نے تم پر اِحسان کیا ہے کہ اُس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دے دی اور اسلام پچھلے تمام گُناہوں کو مِٹا دیتا ہے۔ (الاصابہ، 6/412، 413)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

قتل کا اِرادہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو گیا

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جب یہ خبر ملی کہ نَجد (موجودہ رِیاض) کے ایک مشہور بہادر "دُعْثُور بن حارِث مُحارِبی" نے مدینے پر حملہ کرنے کے لئے ایک لشکر تیار کر لیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چار سو (400) صَحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان کی فوج لے کر مقابلے کے لئے روانہ ہو گئے۔ دُعْثُور کو جب یہ خبر ملی کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے شہر میں آ گئے ہیں تو وہ بھاگ نکلا اور اپنے لشکر کو لے کر پہاڑوں پر چڑھ گیا مگر اس کی فوج کا ایک آدمی "حَبَّان" گرفتار ہو گیا اور بارگاہِ رِسالت میں آ کر اسلام لے آیا۔ اتفاق سے اُس دن زور دار بارش ہو گئی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک درخت کے قریب اپنے کپڑے سُکھانے لگے۔ پہاڑ کی بلندی سے غیر مسلموں نے دیکھا کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکیلے ہیں تو اُنھوں نے دُعْثُور کو نبیِ کرِیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر حملہ کرنے کے لئے اُبھارا، دُعْثُور تلوار لے کر مَعاذَ اللہ یہ کہتے ہوئے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف بڑھا کہ "اگر میں محمد کو قتل نہ کر سکا تو اللہ مجھے قتل کر دے۔" حتّٰی کہ وہ آپ کے سَرِ مبارک پر تلوار بُلند کر کے بولا: اب آپ کو مجھ سے

www.dawateislami.net

کو کون بچائے گا؟ آپ نے اِرشاد فرمایا: ”اللہ کریم مجھے تجھ سے بچائے گا“۔ اتنا کہنا تھا کہ حضرت جبریلِ امین علیہ السّلام فَوراً زمین پر اُترے اور دُعْثُور کے سینے پر ایسا گھونسہ مارا کہ تَلوار اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کرگر پڑی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فَوراً تلوار اُٹھالی اور فرمایا: ”اب مجھ سے تجھے کون بچائے گا؟“ دُعْثُور نے کہا: مجھے آپ سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا! نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اُس کی بے کسی پر رَحم آ گیا، آپ نے نہ صرف اُس کا قصور مُعاف فرمادیا بلکہ اُس کی تلوار بھی اُسے واپس لوٹا دی۔ دُعْثُور آپ کے اخلاقِ کریمانہ سے اِس قدر متأثِّر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر اُسی وقت مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم میں آکر اِسلام کی دعوت دینے لگا۔ (المواھب اللدنیۃ، 2/378-381 ملخصاً)

ترے اَخلاق پر قرباں ترے اوصاف پر وارِی
مسلماں کیا عَدُو بھی تیرا قائل یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص337)

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

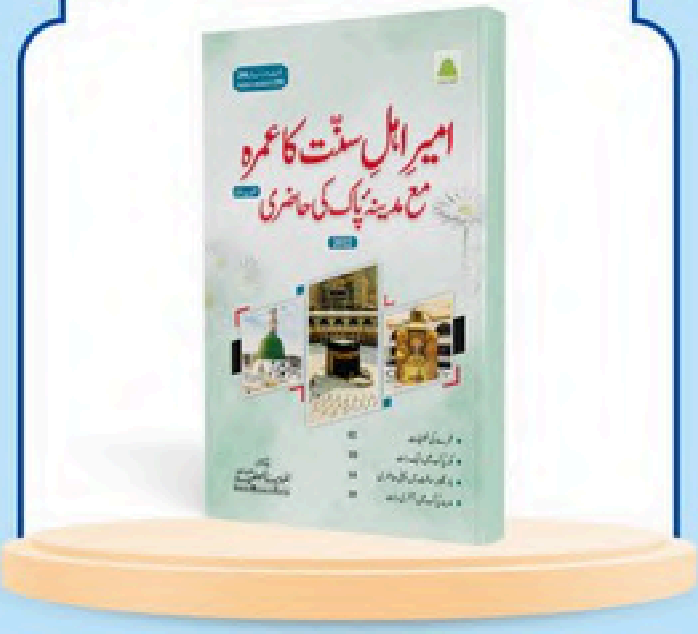

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net